14

ایمان، یقین، معرفت اور رشتہ تودّد و تعارف کی ترقی کیلئے جلسہ میں شامل ہوں

۲۵ر جولائی ۲۰۰۳ء مطابق ۲۵ر وفا ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (برطانیہ)

☆......جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس میں شمولیت کی برکات......

☆......حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کے ذریعہ سے ہی اسلام کا غلبہ تمام دنیا میں ہونا ہے......

☆......فتح و نصرت اور الٰہی تائیدات کی خوشخبریاں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتلائیں،

☆......یہ پیشگوئیاں آئندہ بھی پوری ہوں گی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی،

☆......جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں،

☆......ہمارے سب کام دعاؤں سے ہی سنورتے ہیں....درود شریف اور استغفار کا کثرت سے التزام کریں

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ آج جماعت احمدیہ انگلستان اپنا ۳۷واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے، جو آج سے شروع ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ اس جلسہ کی روایات بھی ہمیشہ کی طرح وہی رہیں جو ایک سو بارہ سال قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمائی تھیں۔ اور اس للّٰہی جلسے کو عام دنیاوی میلوں اور تماشوں سے الگ ایک ایسا جلسہ قرار دیا تھا جس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد اب مَیں آپ کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایسے ارشادات پیش کرتا ہوں جن میں ان جلسوں کی اغراض بیان فرماتے ہوئے ان کے انتظام اور ان میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خوانخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۴۰)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ’’یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۴۴۳)

آپؑ نے فرمایا:-

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضُعفِ فطرت یا کمیِ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات

کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدمِ موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:۔''حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔''

(آسمانی فیصلہ اشتہار ۳۰/دسمبر 1891ء روحانی خزائن جلد ٤ صفحہ ۳۵۱۔۳۵۲)

پھر آپؑ نے فرمایا:''لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔''

(اشتہار ۷/ دسمبر ۱۸۹۲ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳٤۱)

آپؑ فرماتے ہیں:۔

''......اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز

یاماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دِقت سرمایۂ سفر میسر آ جاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول مطبوعہ لندن صفحہ ۳۰۲۔۳۰۳)

آپؑ نے اسی بارہ میں مزید فرمایا: "ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اُکتائیں۔"

نیز فرمایا:

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پَیر یہاں جمنے نہ پائیں۔"

(خط مولانا عبد الکریم صاحب ۶ جنوری ۱۹۰۰ مندرجہ الحکم جلد ۴ صفحہ ۶ تا ۱۱، ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۵)

الحمدللہ! کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ یہ پیاری جماعت اس عشق و محبت کی وجہ سے اور اس تعلیم اور تربیت کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری کی ہے، آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک تڑپ کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں لوگ اور جہاں خلیفۃ المسیح موجود ہو وہاں تو وہ ضرور آنا چاہتے ہیں اور بڑی تڑپ کے ساتھ آتے ہیں، بڑے اخراجات کر کے آتے ہیں۔ لیکن حالات کی وجہ سے باوجود خواہش اور تڑپ کے لاکھوں کروڑوں احمدی ایسے بھی ہیں جو پر شکستہ اور اپنی خواہشوں کو دبائے بیٹھے ہیں اور اس جلسہ میں شامل

نہیں ہو سکتے۔لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ہم پر فضل اور احسان ہے کہ ایم ٹی اے جیسی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔اور اس شکر کے ساتھ بے اختیار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے لئے بھی دعا نکلتی ہے جنہوں نے اس نعمت کو ہم تک پہنچانے کے لئے بے انتہا کوشش کی اور اس کو کامیاب کیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس محبت کے جذبے کو جو خدا، رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے جماعت کو خلافت سے ہے ہمیشہ قائم رکھے اور اس میں اضافہ کرتا چلا جائے،اس میں کبھی کمی نہ آئے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کو خالصۃً للّٰہی جلسہ ہونے کی خواہش اور دعا کی ہے جس میں ہماری روحانی اور علمی ترقی کی باتوں کے علاوہ تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔اور اس کا ایک بہت بڑا مقصد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپس میں محبت و اخوت کا رشتہ قائم کرنا بھی ہے۔ایک دوسرے کا خیال رکھنا،اپنے بھائی کے لئے اگر ضرورت پڑے تو اپنے حق چھوڑنے کا حوصلہ رکھنا بھی آپس میں محبت و اخوت کو بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔گزشتہ خطبہ میں بھی مَیں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو خوش خلقی اور خوش مزاجی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اس کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھنا چاہئے اور اپنے اندر زیادہ سے زیادہ برداشت کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اللہ کرے کہ یہ معیار پیدا ہو جائیں۔لیکن یہ معیار کس طرح پیدا ہوں،کس طرح ایک دوسرے کی خاطر قربانی دی جائے اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں:

”......میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت و تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرشِ زمین پسند نہ کروں۔اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد

سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جُھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے، اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جوانمردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......''۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۹۵-۳۹۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کے مطابق عمل کرنے کی، اپنے آپ کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۹۰۳ء کے بعض الہامات جن میں جماعت کی ترقی کی خوشخبریاں ہیں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں ترقیات کے نظارے دکھا بھی رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دکھائے گا۔ ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہے جن سے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان دیکھے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوں گی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور بہرحال اس نے غالب آنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ سے ہی اسلام کا غلبہ تمام دنیا میں ہونا ہے۔ پس ان خوشخبریوں کے ساتھ کمر ہمت کس لیں اور دعاؤں پر بھی بہت زیادہ زور دیں۔ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہم پر۔

جنوری ۱۹۰۳ء کا ایک الہام ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''اول ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھی مجھے دکھایا گیا کہ مَیں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی کی طرف منتقل ہوگئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے، ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

يُبْدِىْ لَکَ الرَّحْمٰنُ شَيْئًا اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ۔

یعنی خدا جو رحمٰن ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ صبح پانچ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روز عید، جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی''۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۸۔۴۴۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر جنوری کا ہی ایک الہام ہے: **جَآءَ نِیْ آئِلٌ وَّاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ اِصْبَعَهٗ وَاَشَارَ۔ يَعْصِمُکَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا۔ وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا۔** فرمایا کہ آئل جبرائیل ہے، فرشتہ بشارت دینے والا۔ پھر اس کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا (یعنی چن لیا تجھ کو) اور گھمایا اس نے اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا۔ اور ٹوٹ کر پڑے گا اس شخص پر جو تجھ پر اچھلا۔

آپ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ آئل اصل میں اَیَالَت سے ہے۔ یعنی اصلاح کرنے والا۔ جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرئیل نہیں کہا، آئل کہا۔ اس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے۔ اس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھ دیا۔ پھر اس نے انگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ **يَعْصِمُکَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا** وغیرہ۔

یہ بھی اس پہلے الہام سے ملتا ہے۔ **اِنَّهٗ كَرِيْمٌ تَمَشّٰى اَمَامَکَ وَعَادٰى كُلَّ مَنْ عَادٰى** ۔ وہ کریم ہے۔ تیرے آگے آگے چلتا ہے۔ جس نے تیری عداوت کی اس نے اُس کی عداوت کی۔ چونکہ آئل کا لفظ لغت میں مل نہ سکتا ہوگا۔ یا زبان میں کم مستعمل ہوتا ہوگا۔ اس لئے

الہام نے خود ہی اس کی تفصیل کر دی ہے‘‘۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۹۔۴۵۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے۔ وَاِنَّهٗ بَشَّرَنِیْ وَقَالَ ’’لَا اُبْقِیْ لَکَ فِی الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔ وَقَالَ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَھُوَالْوَلِیُّ الرَّحْمٰنُ ۔ ترجمہ: اور اس نے مجھے بشارت دی اور فرمایا مَیں تیرے متعلق رسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔ اور فرمایا، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت اپنی طرف سے کرے گا۔ اور وہی بے حد رحم کرنے والا دوست ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۵۲۔۴۵۳ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر جنوری کا ایک الہام ہے۔ اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ۔

(تذکرہ صفحہ ۵۴۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ پہاڑو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔

جنوری (۱۹۰۳ء) میں ایک رؤیا ہے۔ اس کا ذکر اس طرح ہے کہ حضرت اقدسؑ نے عشاء سے پیشتر یہ رؤیا سنائی کہ مَیں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں۔ اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور مَیں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں، رتھوں پر ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ تو مَیں نے بلند آواز سے کہا کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ ۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے‘‘۔ یعنی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہیں نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا رب میرے ساتھ ہے اور وہ ضرور میرے لئے راستہ نکالے گا۔

(تذکرہ ۴۵۴)

پھر جنوری ۱۹۰۳ء میں ہی ہے۔ فرماتے ہیں: مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں ایک مضمون شائع کرنے لگا ہوں۔ گویا کرم دین کے مقدمہ کے بارہ میں آخری نتیجہ کیا ہوا۔ اور مَیں اس پر

یہ عنوان لکھنا چاہتا ہوں تَفْصِیْلُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ فِی ھٰذَا الْبَاْسِ بَعْدَ مَا اشَعْنَاہُ فِی النَّاسِ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیَاۃِ۔ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ یعنی تفصیل ان کارناموں کی جو خدا نے اس جنگ میں کئے بعد اس کے کہ ہم نے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شائع کیا۔ وہ زندگی کے پانی سے دور ہو گئے ہیں پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

(تذکرہ ٤٥٦)

٢٨ر جنوری ١٩٠٣ء کو آپ نے فرمایا کہ آج صبح کو الہام ہوا: ”سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا“۔ اس کے بعد تھوڑی سی غنودگی میں ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے۔ مَیں نے کہا کہ عید کے دن پہنوں گا۔ فرماتے ہیں کہ الہام میں عَجَبًا کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی مؤثر بات ہے“۔

(تذکرہ ١٩٦٩، صفحہ ٤٥٨)

جنوری ١٩٠٣ء کا یہ الہام ہے۔ ”اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ۔ یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیَاۃِ۔ وَصَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا“۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا۔ اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقّت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے دور ہو گئے ہیں۔ پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

(تذکرہ ١٩٦٩، صفحہ ٤٥٨)

پھر آپ فرماتے ہیں ٣٠ر جنوری ١٩٠٣ء کی بات ہے۔ ”اسی رات خواب میں دیکھا کہ گویا زار روس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے۔ دونوں کام نکالتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے۔ اور مَیں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شاید بوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی“۔

(تذکرہ ١٩٦٩، صفحہ ٤٥٨،٤٥٩)

فروری ١٩٠٣ء کو سیر میں حضرت اقدس نے یہ الہامات سنائے جو کہ آپ کو رات کو ہوئے۔ ”سَنُنْجِیْکَ۔ سَنُعْلِیْکَ۔ اِنِّی مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا

عَجَبًا۔ سُمِعَ الدُّعَاءُ۔اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ دُعَاءُ کَ مُسْتَجَابٌ۔اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔وَاُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ۔ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ" ۔ہم تجھے نجات دیں گے۔ہم تجھے غالب کریں گے۔مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔

(تذکرہ صفحہ ۴۵۹۔۴۶۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر فروری کا ایک الہام ہے۔" اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ۔ اُخْطِیْ وَاُصِیْبُ۔اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ"۔ اس کا ترجمہ ہے کہ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔اپنے ارادے کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔کچھ ترجمہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود کیا ہے۔بقیہ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ مَیں خاص سامان لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔مَیں اپنے رسول کی حمایت میں (انہیں) گھیرنے والا ہوں۔

(تذکرہ صفحہ ۴۶۲۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے۔فرمایا:"یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُکَ۔ وَاللّٰہُ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرَکَ' ۔وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے۔جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کر دے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۶۶۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر مارچ ۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے۔" اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْکُلُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا"۔ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۶۶۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اپریل ۱۹۰۳ء میں پھر یہ الہام ہے:"رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا"۔اے میرے رب مَیں ستم رسیدہ ہوں۔میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

(تذکرہ ۱۹۶۹ء، صفحہ ۴۷۰)

یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔اس پر توجہ دیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا۔میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا:جے توں میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو"۔

(تذکرہ صفحہ ٤٧١ ۔مطبوعہ ١٩٦٩ ء)۔

اگست ۱۹۰۳ء ہی کا ایک الہام ہے ”یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ شَانِکَ۔قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَارَتْقًا فَفَتَقْنَاھُمَا۔اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ جِئْتَ فَصْلَ الْفَتْحِ“ ۔تیری شان کے بارے میں وہ پوچھیں گے تُو کہہ کہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے تب ہم نے انہیں کھول دیا۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہ کر دیا۔اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔تُو فتح کے موقع پر آیا۔

(تذکرہ صفحہ ٤٨٠ ۔مطبوعہ ١٩٦٩ ء)

اکتوبر ۱۹۰۳ء کا ایک الہام ہے ”اِنِّیْ اُنَوِّرُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ظَفَرٌ وَّفَتْحٌ مِّنَ اللّٰہ۔فخر اَحْمَد۔اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔ اس کا ترجمہ ہے:مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔احمد کا فخر۔مَیں نے خدائے رحمان کے لئے روزہ کی منت مانی۔

(تذکرہ صفحہ ٤٩٥ ۔مطبوعہ ١٩٦٩ ء)

نومبر ۱۹۰۳ء میں الہام ہوا: ”میری فتح ہوئی۔میرا غلبہ ہوا“۔

(تذکرہ صفحہ ٤٩٨ ۔مطبوعہ ١٩٦٩ ء)

پھر ۲۶ر نومبر ۱۹۰۳ء کا ایک الہام اس طرح ہے :”لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَۃُ“۔ تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ ہے۔

(تذکرہ صفحہ ٤٩٨ ۔مطبوعہ ١٩٦٩ ء)

آپ فرماتے ہیں:

”اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔یہاں تک کہ قیامت آ

جائے گی .... یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے ...... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی ...... اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۳۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

دسمبر ۱۹۰۳ء میں آپ کے الہام کا ذکر آتا ہے کہ "حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں۔ جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آ گئے، ان کا نام لے کر اور کل جماعت کے لئے عام طور پر دعا کی۔ جس پر یہ الہام ہوا "فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْن"۔ پس مومنوں کے لئے خوشخبری ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۹۔۵۰۰۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بے انتہا رؤیا، الہامات، پیش خبریاں ہیں جنہیں ہم نے نہ صرف پورا ہوتے دیکھا ہے بلکہ کئی کئی مرتبہ پورا ہوتے دیکھا ہے۔ مثلاً **سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا** کا نشان ہی ہے جس کی وجہ سے ہم نے کئی دفعہ دشمن کو پستے دیکھا ہے، اس کی خاک اڑتے دیکھی، اس کی نسلوں پر بھی وبال آتے دیکھے۔ تو کئی ایسے نشانات ہیں جن سے ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ تقویت ملی ہے اور آپ کی پیشگوئیوں پر ایمان اور یقین بڑھتا ہی چلا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ پوری ہوں گی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جلد بازی سے کام نہ لو۔ یہ نشان اپنے وقت پر پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ مَیں آؤں گا اور ضرور آؤں گا۔ یہ سچے وعدوں والا خدا ہے اور جب اس نے کہہ دیا کہ مَیں دشمن کو گھیروں گا تو وہ ضرور گھیرے گا

اور ضرور گھیرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے وعدوں کو ٹال نہیں سکتی۔ ہاں ایک شرط ہے کہ ہم سچے دل سے اس پر ایمان لے آئیں، اسی کے ہو جائیں۔ اس کا خوف، اس کی خشیت ہم پر طاری ہو۔ ہر معاملہ میں تقویٰ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہوتا کہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے خدائی وعدے مؤخر نہ ہو جائیں۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا جو آپ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی، پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دور فرما دے۔ اور ان کی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔

(اشتہار ۷/ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول۔ صفحہ ۳۴۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو ہمیں ان دعاؤں سے دور کر دے۔ ان دنوں آپ بھی بہت دعائیں کریں۔ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ تمام آنے والے مہمانوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کچھ لوگ آرہے ہیں، راستے میں ہیں، ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اس جلسہ سے فیضیاب ہونے کے لئے جو گھروں میں بیٹھے ہیں، اپنی خواہش کے باوجود نہیں آسکے ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وسیع پیمانے پر عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے بعض انتظامی کمیاں رہ جائیں گی۔ ایسی صورت میں کارکنوں سے، اپنے بھائیوں سے عفو و درگزر کا سلوک کریں۔ کوئی کارکن بھی جان بوجھ کر اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ سب بڑے جذبہ اور بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر جب آپ عفو و درگزر کا

سلوک کریں گے تو یہ بھی آپ کی نیکیوں میں شمار ہوگا اور یقیناً جلسہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے طریق کے خلاف ہے کہ اگر کوئی خدا کی خاطر کام کرے اور وہ اس کا اجر نہ دے۔ تو اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکر گزار بندے بن جائیں کہ جب بندہ اس دیالو کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت دیالو ہے، بہت دینے والی ہے، تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔ بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔ شکر گزاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر پھر مَیں ایک اور دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ دعاؤں سے ہی ہمارے سب کام سنورتے ہیں اور دعاؤں سے ہی ہر قسم کے فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں۔ جلسہ کے ان ایام میں کثرت سے دعائیں کریں۔ جیسا کہ کل بھی مَیں نے کہا تھا کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ درود شریف کا التزام کریں اور کثرت سے استغفار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ جلسہ کی تمام علمی اور روحانی برکتوں سے فیضیاب فرمائے اور یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ انگلستان کی ایمبیسیز نے مختلف ملکوں میں جلسے کی وجہ سے بڑے کھلے دل کے ساتھ ویزے جاری کئے ہیں۔ تو جو لوگ جلسے پر اس نیت سے ویزا لے کر آئے ہیں کہ جلسہ سننا ہے بلکہ ان دنوں اس نیت سے ویزا لیا تھا کہ جلسہ پر جا رہے ہیں یا اس بات کا اظہار کیا کہ ہم جلسہ سننے کے لئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بہرحال اپنے اپنے ملکوں میں واپس جانا ہے۔ کوئی بھی ان میں سے یہاں یا کسی بھی یورپی ملک میں نہ جائے۔ اور جلسے کے بعد جو بھی پروگرام ہے اپنے اپنے ملکوں کو واپس جائیں۔ جزاک اللہ۔